ہدیہ بخدمت جناب مولوی مفتی خطیب صاحب منجانب محمد عبداللہ غفرلہ

خواب اور تعبیر کیا ہے

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

مرتبہ

مولانا مفتی نصیر احمد صاحب مدظلہ

خلیفۂ

حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ خاص حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب از اعظم خلفاء حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ

شائع کردہ

مدرسہ نوریہ مرکزی مسجد (پھونس والی) بڑوت ضلع میرٹھ

پن ۲۵۰۶۱۱

خواب اور تعبیر کیا ہے

ازافادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

مُرتبہ

مولانا مفتی نصیر احمد صاحب مدظلہٗ

خلیفہٗ

حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ خاص حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رح از اعظم خلفاء حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ

شائع کردہ

۲۵۰۶۱۱

مدرسہ نوریہ مرکزی مسجد (پھونس والی) بڑوت ضلع میرٹھ یوپی

نام کتاب ———— خواب اور تعبیر کیا ہے؟
افاضات ———— حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب قدس سرہٗ
مرتبہ ———— مولانا مفتی نصیر احمد صاحب
صفحات ————
کتابت ———— محمد یہود اعرف سعد شورمی
طباعت ———— شیروانی پریس دھلی
سال اشاعت ———— جمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ
تعداد ———— ایک ہزار
ناشر ———— مدرسہ نوریہ مرکزی مسجد بڑوت

کتاب حاصل کرنیکے پتے

۱ مدرسہ نوریہ مرکزی مسجد (پھونس والی) بڑوت ضلع میرٹھ یو، پی
۲ مکتبۃ الایمان 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۳ کتب خانہ حیات الاسلام ہرسولی ضلع مظفرنگر یو، پی
۴ مکتبہ فیض اشرف جلال آباد ضلع مظفرنگر یو، پی
۵ اختر بکڈپو مرکزی مسجد (پھونس والی) بڑوت ضلع میرٹھ یو، پی
۶ کتب خانہ نعیمیہ جامع مسجد دیوبند ضلع سہارنپور 〃
۷ کتب خانہ حمیدیہ گلی گڈھیا جامع مسجد دھلی ۶

تقریظ

شیخ المشائخ حضرت اقدس مفتی مظفر حسین صاحب دامت برکاتہم

ناظم مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد

محترم الحاج مولانا مفتی نصیر احمد صاحب زید مجدہٗ نے ایک عرصہ تک مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد میں تدریس و افتاء کی خدمات انجام دی ہیں۔

الحمد للہ حضرت مسیح الامت الاجلال آبادی علیہ الرحمہ کے فیض صحبت سے انہوں نے بھرپور استفادہ کیا۔ چنانچہ تھانوی فکر و مشرب سے ان کو خاص ذوق و شوق ہو گیا ہے، اسی کا ثمر خوش امر ہے کہ ان کے قلم سے افادات حکیم الامت کے سلسلہ میں کئی بہتر تالیفات منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔

زیر نظر کتاب "خواب اور تعبیر کیا ہے" بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جو در اصل حضرت حکیم الامت علیہ الرحمہ کے ملفوظات و افادات کی روشنی میں ترتیب دیئے جانے کی وجہ سے خوابوں کے بارے میں پھیلے ہوتے افراط و تفریط کو زائل کرنے میں انشاء اللہ رہنما ثابت ہوگی

دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت کتاب کو نافع بنائے، قبول عام نصیب فرمائے۔

اور مؤلف موصوف کو اس کا بہترین اجر عطاء فرمائے۔ والسلام

العبد

(حضرت مولانا مفتی) مظفر حسین (صاحب) مظاہری

(ناظم مظاہر علوم (وقف) سہارنپور)

پیش لفظ

حمداً وسلاماً دائمین متلازمین۔ اما بعد!

احقر نصیر احمد غفرلہ ادریسپوری مظہر مدعا ہے کہ خوابوں کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات وخیالات ہیں۔ اصولی طور پر دو فرقوں سے تعبیر کیا جا سکتا ہے چنانچہ بعض لوگ تو وہ ہیں جو سرے سے خوابوں کے منکر ہیں ان کے نزدیک کسی خواب کی کوئی حقیقت نہیں۔ ان حضرات کے نزدیک تو ہمات کی دنیا اس قدر وسیع ہے کہ وہ اپنی محدود عقل سے ماورار ہر چیز کو اس کی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اور خواب کشف، فراست، اور کرامت میں سے ہر چیز ان کے نزدیک غلط ہے یہ وہ نقطہ نظر ہے جس کی تردید قرآن کریم کی صریح آیات اور احادیث شریفہ میں بکثرت موجود ہے قرآن حکیم میں کئی جگہ خواب اور اس کی تعبیر سے متعلق واقعات کا ذکر موجود ہے۔

صحیح احادیث میں بھی خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق ذخیرہ موجود ہے علاوہ ازیں امت مسلمہ کے علمار راسخین کا اس کے وجود پر عملاً اجماع ہے۔

دوسرا گروہ وہ ہے جس نے اپنی جیتی جاگتی زندگی میں خوابوں کی دنیا کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے وہ اپنے عمل کی دلیل خواب سے لاتے ہیں ان کا خوابوں پر اعتماد اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ وہ احکامات شرعیہ کو بھی

خواب کے سامنے حجت نہیں گردانتے۔

چنانچہ ان کے ظاہری اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں اگر انھیں خواب میں کوئی مبارک چیز نظر آجاتی ہے یا مبارک خواب دیکھ لیتے ہیں تو اپنے کو ولی اللہ سمجھنے لگتے ہیں۔

درحقیقت یہ دونوں گروہ افراط وتفریط کا شکار ہیں صحیح اور اصولی بات یہ ہے کہ خواب اور اس کی تعبیر کا شریعت میں وجود ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مگر حجت قطعیہ نہیں ہے کہ اسکو دلیل بنایا جاسکے۔ چنانچہ محض خواب کی بناء پر کسی کو اچھا برا نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ اس پر اچھے برے کا حکم لگانے کے لئے دوسرے دلائل شرعیہ قطعیہ کی ضرورت ہے۔

حضرت حکیم الامت مجدد الملت قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں

رویاء صالحہ کا درجہ بھی شریعت میں متعین ہے یعنی نہ وہ محض از قبیل اوہام واضغاث احلام ہے جیسا کہ بعض فلاسفہ اہل تفریط کا خیال ہے۔ ورنہ لسان شارع میں اس کا لقب مبشرہ نہ ہوتا اور نہ وہ حجت فی الاحکام ومثبت حلال وحرام ہے جیسا کہ اکثر عوام وبعض خواص کالعوام اہل افراط کا مقال ہے ورنہ لسان شارع میں اس کی مبشریت پر اقتصار نہ ہوتا۔ آجکل مشائخ اہل تحقیق خوابوں پر زیادہ توجہ نہیں فرماتے خصوصاً جبکہ یہ دیکھا جائے کہ لوگ اچھا خواب دیکھ کر ہی اپنے حسن حال پر قانع ہو رہے ہیں تو سختی کے ساتھ خواب پر توجہ کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ (بوادر النوادر ص۴۲۵)

خواب کی حقیقت کیا ہے؟

سوال — خواب کیا چیز ہے روح بدستور جسم میں رہتی ہے تو بندہ مثلاً کلکتہ کیوں کر جا پہونچتا ہے اور ولایت کی سیر کیونکر کرآتا ہے دن دیکھتا ہے رات دیکھتا جینا دیکھتا ہے کن آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ بعض واقعات آئندہ یا موجودہ یا گذشتہ صحیح بھی نکلتے ہیں کیا مجرد روح سب کچھ کرسکتی ہے۔؟

جواب "شرع نے ان امور سے بحث کی ہے جن کو نجات آخرت میں علماً یا عملاً دخل ہو۔ اور خواب ان امور سے ہے نہیں۔ لہٰذا کسی قطعی دلیل سے اس کی حقیقت کا فیصلہ نہیں ہوا۔" (لہٰذا خواب کی حقیقت محض ایک ظنی چیز ہے اس لئے میں) خواب کی حقیقت جو کہ ظناً سمجھا ہوں عرض کرتا ہوں۔

تصریحات مکاشفین وتلویحات نصوص (یعنی اہل کشف کے واضح بیانات اور قرآن وحدیث کے اشارات) سے ثابت ہوا ہے کہ علاوہ عالم دنیا اور عالم کے ایک عالم مسمیٰ بہ عالم مثال ہے۔

اور اس کے خواص عجیبہ میں سے ہے معانی کا بہ شکل صور متمثل ہوجانا اور صور مقداریہ غیر مادیہ بھی اسی عالم میں موجود ہیں۔ اور مرنے کے بعد اسی عالم میں روح کا قرار اور اس کا تنعم وتالّم ہوتا ہے۔ خواب میں کبھی یہی عالم گاہے منکشف ہوجاتا ہے۔

نیز ثابت ہوا ہے کہ ہر انسان کے لئے جسد عنصری کے علاوہ ایک اور جسد بھی ہے جو کہ اس عالم مذکور میں موجود ہے اسی لئے اسکو جسد مثالی

کہتے ہیں۔ اور روح کا تعلق اس کے ساتھ بھی ہے۔

پس جو خواب کہ تصرف قوت متخیلہ کا ہے وہ تو اس بحث سے خارج ہے اور منجملہ اضغاث احلام وخیالات دماغیہ ہے لیکن جو خواب قوت متخیلہ کا تصرف نہ ہو اس کی حقیقت اسی عالم مثال کا کشف ہو جانا ہے۔ اور اسمیں (یعنی خواب میں) جو دیکھنا سننا، چلنا پھرنا وغیرہ دیکھتا ہے یہ سب افعال اسی جسم مثالی کے ہیں اور اس جسم میں اس کے مناسب چشم وگوش وغیرہ سب برابر ہوتے ہیں اور یہ جسم منجملہ صور موجودہ اس عالم کے ہے۔ اور جو واقعات بعینہ بیداری میں واقع ہوتے ہیں اس کے صور ومعانی کے امثال متبدل نہیں ہوتے۔ اور جنہیں حاجت تعبیر کی ہوتی ہے وہ صور ومعانی دوسرے اشکال جوہریہ یا عرضیہ میں متبدل ہو کر متمثل ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اصلی اور مثالی اشیاء میں مناسبت سمجھ جاتا ہے وہ معبر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

(۲) خواب میں جو حقائق منکشف ہوتے ہیں خواہ وہ مبصرات میں سے ہوں یا مسموعات میں سے ہوں ان کا انکشاف دو طرح ہوتا ہے کبھی صورت واقعیہ میں اور کبھی صورت مثالیہ میں اور دوسری صورت اکثر ہوا کرتی ہے۔ اور احیاناً پہلی صورت بھی ہوتی ہے۔

پس تکلم بہ اردو میں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں اردو میں کلام کرنے میں) غالب الوقوع یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے افاضہ معانی کا ہوا ہے اور معانی حسب اقتضاء حالتِ مخاطب، اردو کلمات کی صورت میں متمثل ہو کر مسموع ہوئے۔

اور احتمال یہ بھی ہے کہ بطور خرقِ عادت کے احیاناً آپ ہی نے غیر عربی میں تکلم فرمایا ہو جیسا بعض روایات حدیثیہ میں بھی آیا ہے کہ آپ نے ابوہریرہؓ سے پوچھا اشکمت درد۔ (ابن ماجہ) (التحفۃ الاحمدیہ)

خواب ایک کمزور چیز ہے

خواب میں کیا رکھا ہے مگر ہزاروں لوگ غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ (آثار المرجع)

خواب ایک کمزور چیز ہے مگر لوگوں نے آج کل خواب کو اس درجہ اہم سمجھ رکھا ہے کہ گویا خواب کوئی حجت شرعیہ ہے۔

حالانکہ اوّل تو ہم لوگوں کے خواب ہی کیا اور اگر ہو بھی تو وہ ایسا امر اہم نہیں جس کی تعبیر کا خاص اہتمام کیا جائے کیونکہ نہ خواب حجت نہ تعبیر حجت۔[1]

خواب کوئی مہتم بالشان چیز نہیں ہے

(۱) آج کل خوابوں کا بازار خوب گرم ہے۔

بیداری کی ایک بھی بات نہیں۔ خواب کو مہتم بالشان سمجھتے ہیں۔[2]

۲ بعضوں کی نظر میں خواب مہتم بالشان چیز ہے مگر واقع میں خواب اس درجہ کی چیز نہیں ہے۔ (حسن العزیز ص۷۵ ج۲)

۳ مگر آج کل خواب کو "گویا" وحی سمجھتے ہیں بلکہ وحی سے بھی بڑھا رکھا ہے۔[3]

"چنانچہ" اگر خواب کسی کو نظر آجائے جیسی وقعت اس کی ہوتی ہے ایسی وحی کی وقعت نہیں ہوتی۔ (افاضات ص۳۹۵ ج۴)

حالانکہ اوّل تو خواب کا اعتبار ہی کیا کہ یہ خواب ہے کیونکہ اکثر خواب تو خواب ہی نہیں ہوتے بلکہ محض خیالات ہوتے ہیں۔ دوسرے تعبیر خواب ایک دقیق فن ہے یہ فیصلہ کیسے ہو کہ جو تعبیر دی گئی ہے (واقع میں بھی) وہی تعبیر ہے۔[4]

۴ ایک صاحب نے لکھا تھا کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے اسی روز سے برابر قرآن شریف پڑھ کر بخش رہا ہوں اور ان کے کپڑے بھی سب

---

[1] مجالس حکیم الامت ص۳۲۲ [2] افاضات ص۶۲۱ ج۴ و ص۶۲۵ ج۳ [3] افاضات ص۲۹۶ ج۷ [4] افاضات ص۳۴۹ ج۷

خیرات کر دئیے۔ مگر والد صاحب کو خواب میں دیکھا کہ (ایک تہمد باندھے ہوئے بالکل ننگے ہیں اس خواب کی تعبیر سے مشرف فرمائیے۔

میں نے لکھدیا ہے کہ خواب کوئی مہتم بالشان چیز نہیں ہے جس کی اتنی فکر ہے۔ (مزید المجید صـ۲۷)

ہم لوگ کس کو خواب سمجھتے ہیں

ہم لوگوں کے خواب خواب ہی نہیں ہوتے جن کی تعبیر ہو۔ پریشان خیالات کا نام خواب رکھ لیا ہے۔ پھر ان کی تعبیر ہی کیا۔ (جب خواب نہیں تو قابل تعبیر بھی نہیں) (انفاس عیسیٰ صـ۳۰۶)

۲ صاحبو! ہم کیا اور ہمارا خواب کیا۔ رات دن اکل وشرب (کھانے، پینے) اور اس کے دھندوں میں لگے رہتے ہیں وہی خیالات جمع ہو کر شب کو دکھائی دیتے ہیں یہ ہمارے خواب کی حقیقت ہے (افاضات صـ۱۳۱ جـ۷)

(۳) اصلی بات یہ ہے کہ خواب تو ہوتا ہے اولیاء اور اتقیاء صلحاء کا۔ اور ہمارے خواب تو محض خیالی گھوڑ دوڑ ہوتی ہے۔

ہم لوگوں کے خواب عموماً اضغاث احلام کی قسم سے ہوتے ہیں[1]

یہ مرض عام ہوگیا

آج کل یہ مرض بھی عام ہو گیا ہے کہ خوابوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ پھر اکثر وہ خواب بھی نہیں ہوتے خیالات کا نام خواب رکھ لیا ہے اور تعبیر خواب کی ہوتی ہے خیالات کی کیا تعبیر۔

(۲) سچی بات تو یہ ہے کہ خواب میں کیا رکھا ہے۔ بیداری کی باتیں ٹھیک ہونی چاہئیں۔ مگر آج کل لوگوں کو اسمیں بیحد انہماک ہو گیا ہے[2]

---

[1] مجالس حکیم الامت صـ۲۸۵ [2] افاضات صـ۵۹۳ جـ۴ وصـ۲۵۲ جـ۵ وعظ شفاء العی۔

ایک شبہ اور اس کا جواب بعض دفعہ عوام کو خواب کے متعلق یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ پہلے سے ایسی شئی نہیں دیکھی اس لئے یہ خیال کا کام نہیں، خواب ہی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قوت متخیلہ جو کام بیداری میں کرتی ہے اس سے کہیں زیادہ خواب (یعنی نیند) میں کرسکتی ہے (اس کی تو یہ حالت ہے کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا) مثلاً کبھی دوسر کا آدمی خواب میں جوڑ کر کھڑا کر دیا۔ (شفاء العی)

ایک بڑی غلط فہمی ایک بڑی غلط فہمی جو خواب کے متعلق ہو رہی ہے اس کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ خواب کو لوگ واقعات کے اندر موثر سمجھتے ہیں حالانکہ موثر نہیں بلکہ اثر ہوتا ہے واقعہ کا۔ اور اس واقعہ میں موثر اعمال ہوتے ہیں۔ پس قابل توجہ اور اہم چیز اعمال ہوتے نہ کہ خواب۔ مگر چونکہ لوگ خواب کو موثر سمجھتے ہیں اس وجہ سے بجائے اس کے کہ اعمال درست کریں گھبرا کر تعبیر کے درپے ہو جاتے ہیں

شبہ کا جواب بعض مرتبہ خواب پہلے نظر آجاتا ہے اور وہ واقعہ جس کا تعلق اس خواب سے ہے بعد میں واقع ہوتا ہے تو اگر خواب کو اثر کہیں تو لازم آتا ہے کہ وجود میں اثر مقدم ہو گیا اور موثر متاخر یہ شبہ واشکال کی بات ہے اور باعث خلجان ہے۔

تو جواب یہ ہے کہ ظاہر میں ایسا متوہم ہوتا ہے ورنہ (فی الحقیقت) اثر کا انکشاف مقدم ہو گیا۔ باقی اثر کا وقوع موخر ہی ہو گا۔

نظیر و تائید چنانچہ شرعیات میں اس کی نظیر یہ ہے کہ صوم عرفہ سے مثل سال گذشتہ کے ایک سال آئندہ کے بھی گناہ

معاف ہوجاتے ہیں۔ تو معافی جو گناہ سے مؤخر ہوتی ہے گناہ سے ایک سال قبل ہوگئی۔

(تو بات اصل یہ ہے کہ) یہاں وقوع معافی کا مؤخر ہی ہوگا مگر اس کا انکشاف مقدم ہوگیا یعنی خبر پہلے دیدی گئی۔

۲ بات یہ چل رہی تھی کہ آج کل لوگوں کو خواب میں بیحد انہماک ہوگیا ہے۔ ضمناً بعض شہادت کا جواب بھی آگیا، اب پھر سابق مضمون سے ربط ہے کہ خواب کوئی قابل وقعت چیز نہیں چونکہ[۱] اول تو خواب کا اعتبار ہی کیا کہ یہ خواب ہے کیونکہ اکثر خواب تو "واقعی طور پر" خواب ہی نہیں ہوتے بلکہ محض خیالات ہوتے ہیں دوسرے تعبیر خواب ایک دقیق فن ہے یہ فیصلہ کیسے ہو کہ جو تعبیر دی گئی ہے (واقعی میں بھی) وہی تعبیر ہے۔

۳ خواب کے جذبات بیداری سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ خواب و احوال قابل التفات نہیں کیونکہ اکثر ان کا سبب امور طبعیہ ہیں، (آئینہ تربیت ص۱۱۲)

۴ خواب کے درپے نہ ہونا چاہیئے (چونکہ) خواب کوئی کمال یا مقصود نہیں۔ اور نہ کوئی مقصود تعبیر پر موقوف (مکتوبات حسن العزیز ص۴۷)

۵ خواب کسی حالت کا سبب نہیں بلکہ خود حالت سے مسبب ہے (یعنی خواب سے کوئی حالت پیدا نہیں ہوتی بلکہ خواب انسان کی حالت سے پیدا ہوتا ہے) بیداری میں جو حالت قرب و بعد حق میں معین ہے اس کی فکر کرنا چاہیئے۔ نہ کہ خواب کے پیچھے پڑے (یعنی خواب کی فکر میں نہ لگے)۔ حسن العزیز ص۲۷۵ ج۲

---

[۱] افاضات ص۳۴۹ ج۷

خواب انسان کے قابو اور اختیار میں نہیں ہے

(۱) خواب غیر اختیاری چیز ہے جس پر نہ کچھ عذاب نہ ثواب۔ (افاضات صہ ۲۹۶ ج ۴)

۲ خواب اختیاری نہیں (ایسا نہیں کہ اچھا خواب دیکھنا چاہے تو اچھا دیکھ لے) یا اس کے برعکس "پس" اگر کوئی آدمی ساری عمر برے خواب دیکھتا رہے تو اس کا کیا قصور ہے اور جو ساری عمر اچھے خواب دیکھے تو اس کا کیا کمال ہے؟[لے]

۳ خواب[لہ] سے نہ کوئی جنت میں جائے گا نہ دوزخ میں کیونکہ اس (جنت و دوزخ میں جانے) کا مدار اعمال اختیاریہ پر ہے (اور خواب کوئی عمل اختیاری ہے نہیں)

خواب پر کسی چیز کا مدار نہیں۔

خواب ایسی چیز نہیں کہ اس پر کسی چیز کا مدار ہو" چنانچہ" اگر کوئی آدمی ساری عمر خواب نہ دیکھے اور نہ خواب کو سمجھے تو حرج کیا ہے؟ (کچھ بھی نہیں) اصلی چیز تو عبدیت ہے (یعنی حق تعالیٰ کی فرماں برداری، عبادت و خدمت گذاری اور خدا تعالیٰ کی مرضی اور پسند کے کاموں میں لگا رہنا انسان کے لئے اصلی دولت ہے) اللہ تعالیٰ یہ دولت نصیب کرے[سلہ]۔

معدے کے بخارات کا اثر اور خواب

آج کل اکثر خواب تو ایسے ہی ہوتے ہیں کہ تبخیر دماغ سے پریشان خیالات نظر آنے لگتے ہیں۔ (درجات الاسلام)

۲ ایک شخص نے کہا کہ مجھے خواب پریشان نظر آتا ہے اس کے دفعیہ کے لئے

[لے] وعظ درجات الاسلام [سلہ] افاضات صہ ۶۲۲ ج ۴

کوئی تعویذ دیدیجئے" اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ معدہ کی خرابی ہے تبخیر اٹھتی ہے اس وجہ سے خواب پریشان نظر آتا ہے اس کا علاج کرو[1] (یعنی یہ تعویذ کا کام نہیں، دواؤں سے علاج کرو تاکہ معدہ کی خرابی دور ہو)

خواب قابل التفات نہیں

(۱) خواب کیطرف التفات نہ چاہیئے دو وجہ سے۔ ایک تو خود خواب ہی کوئی امر مقصود یا شرط مقصود نہیں دوسرے اس وجہ سے کہ ہم لوگوں کے خواب، خواب ہی نہیں ہوتے محض خیالات ہوتے ہیں[2]۔

(۲) خواب کوئی کمال یا مقصود نہیں نہ کوئی مقصود تعبیر پر موقوف ہے۔ خواب کے درپے نہ ہونا چاہیئے[3]۔

(۳) ہم جیسوں کے خواب خواب ہی نہیں ہوتے۔ ہمارے خواب تو محض خیالی گھوڑ دوڑ ہوتی ہے۔ اس لئے نہ وہ موثر ہیں نہ اثر اس لیے وہ اصلاً (یعنی بالکل) قابل التفات نہیں ہیں[4]۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے خواب دیکھا ہے۔ فرمایا کہ مجھکو خواب کی تعبیر سے مناسبت نہیں یہ سب پیرجیوں کے یہاں کی باتیں ہیں۔ تعویذ گنڈے، خواب ان سے ہمیں مناسبت نہیں۔ اور اب تک تو تواضع ہی تھی۔

"اب میں اصلی بات کہتا ہوں کہ ہم لوگوں کے خواب خواب ہی نہیں ہوتے جن کی تعبیر ہو خواب ہوتے ہیں انبیاء کے صحابہ کے، اولیاء کے،"

ہم جیسوں کے بھی کوئی خواب ہیں، پریشان خیالات کا نام خواب رکھ لیا ہے پھر انکی تعبیر ہی کیا ہے[5]

---

[1] مقالات حکمت ص۲۱، [2] اصدق الرؤیا، النور ذی الحجہ ۵۴ھ، [3] مکتوبات حسن العزیز ۱۴۲
[4] تربیت السالک النور جمادی ۱۳۵۱ھ [5] افاضات ص۱۸۲

خواب اور فضولیات

لوگ عبث اور فضول میں زیادہ مبتلا ہیں۔ چنانچہ آجکل خوابوں کی اس قدر بھرمار ہے جس کا حدوحساب نہیں لوگ خوابوں کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب آخرت سے غفلت اور حقیقت سے بیخبری کی باتیں ہیں۔ ورنہ ان فضولیات میں کیا رکھا ہے۔ کیوں بیکار وقت کھویا جائے۔ وقت کی قدر کرنا چاہیئے۔ اور ضروری کام میں لگنا چاہیئے۔ (افاضات خورد صـ۱۸۲ ج۲)

خواب واقعات کا اثر ہے

خواب واقعات کا اثر ہے نہ یہ کہ واقعات خواب کا اثر ہوں خواب مؤثر ہوتا ہی نہیں البتہ اگر واقعی خواب ہو تو اثر ہو سکتا ہے۔ اور ہم جیسوں کے خواب خواب ہی نہیں ہوتے اس لئے نہ وہ مؤثر نہ اثر۔ اس لیئے اصلاً قابل التفات نہیں۔ (النور جمادی الاول ۱۳۵۰ھ)

۲۔ خواب کسی واقعہ میں مؤثر نہیں ہوتا۔ بلکہ واقعات کا اثر ہوتا ہے خواہ واقعہ ماضی کا ہو یا مستقبل کا ہو خواب کا اسمیں دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ واقعات کو دخل ہوتا ہے۔ غرض واقعات کا وہ اثر ہوتا ہے نہ کہ واقعات میں مؤثر پھر جس واقعہ کا وہ اثر ہوتا ہے نہ وہ واقعہ یقینی۔ نہ خواب کا اس سے ارتباط یقینی۔ (افاضات صـ۳۹۵ ج۱)

۳۔ ——— خواب حقیقت میں ایک قسم کی حکایت ہے جو محکی عنہ کو چاہتی ہے۔ خواب کی مثال مجاذیب (یعنی مجذوبوں) کی پیشینگوئیاں ہیں کہ واقعات کی خبر ہوتی ہے واقعات (کا وجود) ان کا اثر نہیں ہوتا۔ (افاضات صـ۲۱۹ ج۱)

خواب کسی حالت کی علت نہیں

(۱) خواب علت نہیں محض علامت ہے وہ بھی جبکہ خواب خواب ہی ہو تبخیر دماغ نہ ہو۔ (درجات الاسلام)

(۲) خواب کسی حالت کی علت نہیں (بلکہ صرف) ایک قسم کی علامت ہے بیداری کی حالت کی۔ اور علامت کبھی صحیح ہوتی ہے کبھی غلط اس لئے جس چیز کی علامت ہے اس کی حقیقت دیکھنی چاہیئے۔

(۳) خواب فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہے ہاں قرب وبعد پر کوئی خواب مرتب ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر اچھا خواب دیکھو تو بعض احوال میں علامت ہے کہ اعمال قرب میں سے تم سے کوئی عمل ہوا ہے۔

اور اگر برا خواب دیکھو تو اسی طرح علامت ہے کہ کوئی برا عمل ہوا ہے غرض خواب علامت سے بڑھ کر نہیں جیسے سرخ سبز جھنڈی ریل کے چلنے اور رک جانے میں (مؤثر نہیں صرف علامت ہے) (مجالس الحکمۃ ص۹۱)

(۴) خواب کسی حالت کا سبب نہیں بلکہ خود حالت سے مسبب ہے۔ بیداری میں جو حالت قرب وبعد میں معین ہے اس کی فکر کرنا چاہیئے۔ (حسن العزیز ص۳۰۵)

خواب اور بیداری

(۱) بیداری کی حالت اصل چیز ہے کیونکہ وہ اختیاری ہے اور خواب غیر اختیاری چیز ہے[۱]۔

(۲) ایک صاحب کے خواب ذکر کرنے پر فرمایا۔ کیا تم لوگوں کو یہی مشغلہ رہ گیا کہ بیکار باتوں میں وقت کو خراب اور برباد کرتے ہو خواب میں کیا رکھا ہے بیدار بنو، بیداری کی باتیں کرو[۲]۔

---

[۱] افاضات ج۲ ص۲۹۶ [۲] افاضات ص۳۶۳ ج۵۔

۳ بیداری کی حالت درست ہونی چاہیے خواب میں کیا رکھا ہے[1]۔

۴ جب خواب کے پیچھے پڑتا ہے تو انسان کی بیداری کی حالت کیطرف توجہ نہیں رہتی۔

۵ بیداری کو چھوڑ کر خواب کے پیچھے پڑنا ایسا ہے جیسے کوئی اصل شکار کو چھوڑ کر اس کے سایہ کے پیچھے پڑ جاوے۔

۶ بیداری کا اہتمام کیجیے خواب کی فکر چھوڑیئے کہ اوّل (یعنی بیداری) متعلق بہ تشریع ہے جس کا انسان مکلف ہے۔ اور ثانی (یعنی خواب) متعلق بہ تکوین ہے جس کا انسان مکلف نہیں۔

۷ جس شخص کی حالت بیداری درست ہو تابع شریعت ہو وہ خواب میں کتنی ہی اپنی حالت کو خراب دیکھے مثلاً یہ کہ خنزیر کا گوشت کھالیا۔ یا معاذاللہ کلمہ کفر بولدیا، یا ایسی ہی اور چیزیں دیکھے تو واللہ جو اس کو رائی کے دانے کے برابر بھی اس کا اثر لینا جائز ہو (یعنی اثر لینا اس کو ہرگز جائز نہیں) اپنے کام میں لگا رہنا چاہیئے (رنج وغم میں بالکل نہ پڑے) اور طبعی طور پر بہت پریشانی ہو تو حسبنا اللہ ونعم الوکیل. پڑھ لینا کافی ہے۔

۸ اگر بیداری کی حالت درست نہ ہو تو کیسے ہی عمدہ خواب دیکھے اسکی کوئی حقیقت نہیں اور بیداری کی حالت درست ہو تو بُرے خواب کی کچھ پرواہ نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے کو بالفرض عرش پر دیکھے اور جاگتے میں معصیت کا مرتکب ہوتا ہو تو یقیناً حق تعالیٰ سے بعد ہو جائے گا۔ اور اگر یہ خواب دیکھے کہ میں سور کھا رہا ہوں تو اس سے ذرا بھی بعد عن الحق

---

[1] افاضات ص ۳۷۹ ج ۵ [2] حسن العزیز ص ۵۵۳ ج ۳ [3] انفاس عیسیٰ ص ۵۹۶ [4] مجالس حکیم الامت ص ۳۲۷

(حق تعالیٰ سے دور ہونا) نہ ہوگا لیکن جاگتے میں اگر ایک مرتبہ بھی سبحان اللہ کہے تو بالیقین اس کو قرب حق میں ترقی ہوگی۔ (ملفوظات

۹ خواب میں تو کوئی یہ بھی دیکھ لے کہ میں جنت میں ہوں تو اس سے ذرہ برابر قرب نہیں بڑھتا اور اگر یہ دیکھے کہ سور کھا رہا ہوں تو ذرہ برابر بُعد نہیں ہوتا۔[۱]

۱۰ اور واقعی خواب میں اگر کوئی یہ بھی دیکھے کہ میں سور کا گوشت کھا رہا ہوں بلکہ سور ہی بن گیا تب بھی واللہ العظیم اس کو حق تعالیٰ سے مطلق بُعد نہ ہوا اسی طرح اگر کوئی یہ کہے کہ میں جبرئیل علیہ السلام کے بازو پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ پر جا پہونچا ہوں بلکہ خود جبرئیل ہی بن گیا۔

تب بھی خدا کی قسم اس کو ذرہ برابر قرب حاصل نہ ہوا۔ ہاں بعد بیداری کے اس نے اب اٹھ کر غیبت کی تو اب بعد ہوا اور جب خواب میں گوہ کھاتا پھرتا تھا اور سور بنا ہوا تھا اس وقت بُعد نہ تھا۔ اسی طرح جب خواب میں جبرئیل بنا ہوا تھا اس وقت قرب نہ تھا۔

تو نہ جبرئیل بننے سے خواب میں قرب حاصل ہوا۔ نہ سور بننے سے بُعد ہوا۔ خواب میں کیا رکھا ہے مگر ہزاروں لوگ غلطیوں میں مبتلا ہیں۔[۲]

۱۱ اگر خواب میں یہ دیکھے کہ میں جنت میں ہوں، حوروں سے مشغول ہوں، اللہ کا دیدار ہو رہا ہے مگر آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سنت کے خلاف امور میں مشغول ہے یا معصیت میں مبتلا ہے۔ تو وہ مبارک خواب بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ اعتبار بیداری کی حالت کا ہے جو اختیاری ہے نہ کہ خواب کی حالت کا جو کہ غیر اختیاری ہے۔[۳]

۱۲ میری تو واقعی یہی تحقیق ہے بلکہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی خواب میں اپنے

---

[۱] مجالس الحکمۃ ص۹۱ [۲] آثار المربع ص۸۹ [۳] افاضات ہفتم

کو بدتر سے بدتر حالت میں بھی دیکھے لیکن آنکھ کھلنے پر اس نے وضو کیا نماز پڑھی تو اس خواب کا کچھ ضرر نہیں اور اگر خواب میں اپنے کو اچھی حالت میں دیکھے لیکن جب اٹھا تو دیکھا کہ رذائل میں مبتلا ہے اور عقائد تک میں شبہات ہیں تو اس خواب سے اس کو کچھ بھی فائدہ نہیں۔[1] (افاضات صفحہ ۲۹۶ ج ۷)

---

[1] حاشیہ مفیدہ :- تمام رویا دو قسم میں منحصر ہیں ایک اضغاث احلام یعنی وہ خواب جو پراگندہ اور جھوٹے ہوں جسطرح بیداری میں خیالات فاسدہ و پریشان ہوتے ہیں یہی حال خواب کا ہے، رویا کی یہ قسم نامعتبر ہے یہ کوئی تعبیر نہیں رکھتا۔ اور بسا اوقات اس قسم کا خواب شیطان کے دکھانے سے ہوتا ہے تاکہ وہ مسلمان صاحب خواب کو اندوہگیں کرے اسے غمزدہ کرے۔ مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ اس کا سر کٹا ہوا ہے یا کوئی اس کے درپے آزار ہے۔ یا مردہ ہے یا کسی ہولناک جگہ پڑا ہوا ہے جہاں اسے اُسے خلاصی نہیں ملتی وغیرہ وغیرہ، مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی نے آکر کہا کہ یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹا ہوا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ اس پر حضور نے اسے فرمایا کہ خواب تجھے شیطان نے جو مذاق کیا ہے اسے کسی سے نہ کہنا۔

یہ خواب ایسا ہی ہے جیسے کوئی دیکھے کہ فرشتہ اسے کسی فعل حرام کرنے کے لئے کہہ رہا ہے یا اس کی مانند ایسی بات کہہ رہا ہے جو اس کی طاقت سے باہر ہے۔ یا وہ چیز جو بیداری کی حالت میں دل میں خیال کر رہا تھا اور اسے محال جان رہا تھا اسے وہ خواب میں دیکھتا ہے۔

یا وہ چیز جو اس کے مزاج پر اخلاط اربعہ میں سے غالب ہے مثلاً بلغم یا صفرا یا خون یا سودا اسے وہ خواب میں دیکھتا ہے جیسے بلغمی مزاج پانی کو دیکھے۔ یا صفراوی مزاج آگ یا زرد رنگ کو دیکھے یا دموی مزاج سرخ رنگ کو دیکھے، یا سوداوی مزاج سیاہ چیز کو دیکھے وغیرہ تو یہ تمام خواب نامعتبر ہیں

خواب کی دوسری قسم رویائے صادقہ ہے مثلاً انبیاء علیہم السلام کے رؤیا، یا صلحاء امت کے خواب اور کبھی برسبیل ندرت ان کے غیر کو بھی اتفاق پڑ جاتا ہے۔ (مدارج النبوۃ اردو قسط ۳ صفحہ ۱۴۴)

خواب کا کیا اعتبار

۱ خوابوں کا کیا اعتبار اول تو آج کل کسی کا خواب بھی معتبر نہیں۔ خصوصاً اس شخص کو جس کا دماغ مشوش ہو (یعنی تشویشات اور خیالات و خلجانات دماغ میں بھرے ہوئے ہوں) اسی سلسلہ گفتگو میں ایک مولوی صاحب نے چند خوابات بیان کئے تو فرمایا "سب میں احتمال ہے کہ حدیث النفس ہو"[۱]

۲ اول تو ہمارے خواب کیا "چونکہ ہمارے" خواب میں خیالی کو زیادہ دخل ہوتا ہے (اگر کوئی سا خواب خیالی دخل کے بجائے) خواب بھی ہو تو وہ کوئی حجت نہیں ہے[۲]۔

۳ "خواب کوئی قابل عمل چیز نہیں" اول تو اس وجہ سے کہ شریعت نے خواب کو دلیل قرار نہیں دیا۔ ثانیاً یہ کہ تعبیر کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے جس کا کوئی قاعدہ منضبط نہیں ہے[۳]

۴۔ سچی بات یہی ہے کہ خواب میں کیا رکھا ہے۔ بیداری کی باتیں ٹھیک ہونی چاہئیں[۴]۔

۵۔ خوابوں کا کیا اعتبار۔ اول تو خواب ہی کا حجت ہونا ثابت نہیں۔ پھر اسکی صحیح تعبیر کا سمجھ میں آنا ضروری نہیں۔ اور پھر کس کا خواب کس کی تعبیر، پہلے ہو تو جاوے کسی قابل۔

رفع اشکال اگر یہ کہا جاوے کہ رویائے صالحہ کو حدیث شریف میں مبشرات فرمایا گیا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ درجہ ہم لوگوں کے خواب کا ہے یا صلحاء کے خواب کا؟ "ظاہر ہے کہ یہ درجہ صلحاء کے خواب کا ہے" ایک تو یہ فرق ہوا۔

پھر حضرات صحابہ چونکہ ہر شئی کو اپنے درجہ میں رکھتے تھے۔ ان کے خوابوں کی تعبیر دینے میں عقیدہ خراب ہونے کا مفسدہ محتمل نہ تھا۔ اور اب یہ بھی اندیشہ ہے

---

[۱] حسن العزیز ص ۳۶۹ ج ۴ [۲] مجالس حکیم الامت ص ۳۵۰ [۳] مجالس الحکمۃ ص ۸۸ [۴] افاضات ص ۲۵۳ ج ۲ / ۵۷

خواب حجت نہیں اس سے کوئی چیز ثابت نہیں ہوتی

١ شریعت نے الہام یا خواب یا کشف کو معتبر و حجت قرار نہیں دیا تو ان کی بنا پر کسی کو چور یا مجرم سمجھنا حرام ہے اور سخت معصیت ہے۔ (اصلاح انقلاب صـ ٢٢٦ ج ٢)

٢ خواب یا بیخودی حجت شرعیہ نہیں پس اس سے نہ راجح، غیر راجح ہو سکتا ہے اور غیر راجح، راجح ہو سکتا ہے اور نہ ثابت غیر ثابت ہو سکتا ہے اور نہ غیر ثابت ثابت ہو سکتا ہے۔ سب احکام اپنی حالت پر رہیں گے۔ البتہ اتنا اثر لینا شرع کے موافق ہے کہ جانب احوط کو پہلے سے زیادہ لے لیا جائے۔

٣ خوابات حجت شرعیہ نہیں اور نہ قطعی ہیں جس کی بنا پر کسی سے مناظرہ کیا جائے[١]

٤ ہم لوگوں کے خواب، خواب ہی نہیں ہوتے جن کی تعبیر ہو۔ پریشان خیالات کا نام خواب رکھ لیا ہے پھر ان کی تعبیر ہی کیا۔ اور جو واقع میں خواب بھی ہوں وہ مبشرات سے بڑھ کر نہیں، حجت ان کو بھی نہیں کہا جا سکتا۔ (مجالس الحکمۃ صـ ٩١)

٥ خواب کیسا ہی صریح کیوں نہ ہو تب بھی کوئی دلیل شرعی نہیں۔ نہ کسی دلیل شرعی کے لئے معارض ہو سکتا ہے۔

"غرض" ظنیت سے کبھی بھی خارج نہیں ہو سکتا۔

"قطعیت اور یقینیت اسمیں کبھی نہیں ہو سکتی۔

اس (خواب) کا حکم یہ ہے کہ قواعد شرعیہ پر اس کو پیش کیا جائے اگر معارض نہ ہو تو عمل کیا جاوے ورنہ نہیں۔ (اس کی دو وجہ ہیں) اول تو اس وجہ سے کہ شریعت نے خواب کو کوئی دلیل قرار نہیں دیا ثانیاً (دوسری وجہ) یہ کہ تعبیر کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے جسکا کوئی قاعدہ منضبط نہیں۔ (مجالس الحکمۃ صـ ٨٨)

[١] الفاس عیسیٰ صـ ١١٧

خوابوں کو اہمیت دینے میں مفسدہ ہے

اس وقت اگر خوابوں کو اہمیت دی جائے تو بس لوگ خوابوں ہی پر قناعت کر کے بیٹھ رہے اور اصلاح اعمال سے بےفکر ہو جائیں۔

اور مفسدہ تو وہ چیز ہے کہ اگر نفل میں بھی مفسدہ ہو تو اس کو بھی ترک کر دیا جاتا ہے چہ جائے کہ خواب، جو نفل تو کیا کسی درجہ میں بھی عبادت نہیں کیونکہ عمل اختیاری نہیں اب اس میں تفقہ (سے کام لینے) کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب خوابوں کو اہمیت دینے میں عقیدہ کی خرابی کا احتمال ہے تو اس کو بالکل ہی ترک کر دینا چاہیئے اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خواب سنتے اور تعبیر دینے کا اہتمام فرماتے[1] تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب نہ ایسے خواب دیکھنے والے ہیں نہ ایسے تعبیر دینے والے۔ (مجالس حکیم الامت صـ۱۰۶)

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوّل اوّل خواب سننا اور تعبیر دینا اختیار فرمایا تھا بعد میں اس کو ترک فرما دیا تھا (مدارج النبوۃ میں تفصیل ملاحظہ ہو)

خواب کے باعث بدگمانی جائز نہیں

ایک شخص خواب ہی کی وجہ سے بیوی پر بدگمان ہوگیا حالانکہ اسکی بیوی نہایت پارسا اور نیک تھی۔ خواب میں دیکھا کہ گویا میں باہر سے گھر میں آیا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ وہ دروازہ میں وہ بے پردہ کھڑی ہے اور باہر جانا چاہتی ہے میں نے اسے ڈانٹا مگر وہ نہ مانی میں نے اس کے جوتا پھینک کر مارا مگر جب بھی نہ مانی اور باہر نکل گئی۔

اس کے بعد لکھا کہ میں سخت حیران ہوں کہ اب اس کو رکھوں یا طلاق دیدوں۔

تعبیر:۔ خواب میں جو عورت دروازہ پر نظر آئی وہ شیطان تھا گھر میں نہ جاسکا باہر سے چلا گیا۔ معلوم ہوا کہ تمہارے گھر میں شیطان کا ذرا سا بھی دخل نہیں حتیٰ کہ غلطی سے تم نے اس کو داخل کرنا چاہا جب بھی داخل نہ ہو سکا۔ ثابت ہوا کہ تمہاری بیوی بہت محصنہ ہے۔ (مجالس الحکمۃ ص۸۸)

خواب پر اعتماد کر کے بیوی سے بدگمان ہونا گناہ کبیرہ ہے۔ ہرگز زبان سے کوئی کلمہ (لفظ) بدنہ نکالنا۔ ورنہ قذف محصنہ کا بھی گناہ ہوگا۔

محض خواب کی بنا پر کسی کو برا یا اچھا سمجھنا جائز نہیں۔ (ملفوظات خبرت ص۱۳)

مردہ کو خواب میں دیکھنے کی تمنا

بعض لوگ چاہتے ہیں کہ مردہ کو خواب میں دیکھ لیا جائے اور جب تک وہ نظر نہیں آتا اس وقت تک متفکر رہتے ہیں حالانکہ اسمیں ضرر ہے وہ یہ کہ مردہ اگر اچھی حالت میں نظر آیا تو اس کے بعد ایصال ثواب سے غفلت ہو جاتی ہے۔ گویا ان کے نزدیک ثواب پہنچانے کیلئے معذب ہونا بھی ضروری ہے۔ اور اگر اسے معذب دیکھا تو مسلمان سے خواہ مخواہ بدگمانی ہوگی حالانکہ محض خواب کی بنا پر کسی سے بدگمان ہونا جائز نہیں۔

خواب سے زوال ایمان

کسی عمل کی نسبت (یعنی کسی عمل کے بارے میں) اچھے خواب دیکھکر اطمینان کر لینا ایک دھوکہ ہے کہ آج کل بہت سے پڑھے لکھے اس خبط میں مبتلا ہو کر ایمان تک کھو بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ مرزا قادیانی کے پاس گئے اور خواب میں کچھ ان کی خوبی محسوس ہوئی۔ اور بس قادیانی ہو گئے۔ نعوذ باللہ الخ

قرآن شریف میں ہے وان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ یعنی عقائد کے بارے میں ظنی دلیل بھی کافی نہیں اسی واسطے قاعدہ مقرر ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ جب احتمال آجاوے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے۔ اور خواب تو کسی درجہ میں بھی دلیل نہیں نہ یقینی نہ ظنی۔ تو اس پر ایمان کی بنا کرنا محض وسوسہ شیطانی ہے۔ (مجالس الحکمۃ ص۱۷)

خواب میں بیعت یا زیارت شیخ ہونا

۱ خواب میں کسی سے بیعت ہونا اور اس بھروسہ پر کسی کامل کی صحبت کی پرواہ نہ کرنا جہل مرکب ہے۔

اور جو لوگ بزرگوں کی قبروں کے فیض پر اعتماد کئے ہوتے ہیں وہ بھی اسی قسم کے جہل مرکب میں گرفتار ہیں۔ (ملفوظات خبرت ص۲۵)

۲ خواب پر عزم بیعت کو مبنی کرنا سنگین عمارت کو ریگ پر تعمیر کرنا ہے۔ پس جب تک اس خواب کا اثر قلب سے نہ ڈھل جائے مقتضار خواب پر عمل کرنا مناسب نہیں۔ (کمالات اشرفیہ ص۴۴)

۳ شیخ کی روز خواب میں زیارت ہونا کچھ قابل وقعت نہیں۔

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بالکل نہ ہونے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فی المنام غیر اختیاری ہے۔ اس کو تصوف میں کچھ دخل نہیں[1]

۴ (اچھے اچھے) خواب پر ناز نہ کرے اور نہ بدوں اجازت شیخ اس پر عمل کرے[2]

خواب کا جزء نبوت ہونا، نہ ہونا

لکھنؤ کے ایک معزز نے عرض کیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب ایک اہم چیز ہے۔

فرمایا کہ آپ نے یہ بھی غور کیا کہ اس حدیث میں خواب سے مراد ہر کس و ناکس کا خواب ہے یا صالحین کا؟

کیونکہ اگر ہر کس و ناکس کے خواب کو جزء نبوت کہا جاوے گا تو اس طرح تو شجاعت وسخاوت وغیرہ بھی نبوت کے جزء ہوں گے تو کیا ان اوصاف کے کفار کو بھی اجزاء نبوت کے ساتھ متصف کہا جاوے گا؟

پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہے؟ کہ یہاں دلائل سے خواب کو جزء نبوت کہنے کے لئے ایک اور قید بھی ہے وہ یہ کہ اس خواب کا معبّر نبی ہو وہ اس کو جزء نبوت سمجھے۔ غیر نبی کی تعبیر میں خواہ وہ معبّر کتنے ہی بڑے درجہ کا کیوں نہ ہو احتمال خطا موجود ہے چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بھی بعض تعبیریں صحیح نہیں ہوئیں۔ اور تعبیر کی صحت کے متیقن نہ ہونے کی صورت میں خواب کا صدق متیقن نہ نہیں اور جس کا صدق متیقن نہ ہو تو وہ خواب جزء نبوت نہیں ہو سکتا۔

جزء نبوت ہونے کا صحیح مصداق

جو خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اس کا مصداق حقیقی صرف وہ خواب ہے کہ جس کو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں۔ اور اس کی ایک قوی تائید ہے جس کو علماء نے اس حصہ کی تعیین میں بیان کیا ہے جس سے اس حدیث کی تفسیر ایک دوسری حدیث سے ہو گئی۔ وہ دوسری حدیث یہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے چھ ماہ پہلے سے سچے اور واضح خواب دیکھنے لگے تھے اور زمانہ نبوت کا کل تیئیس سال تھا اور تیئیس دونی چھیالیس تو تیئیس سال میں چھیالیس ششماہیاں ہوئیں تو ایک ششماہی کا زمانہ نبوت کے کل زمانہ کے چھیالیسویں حصہ کے برابر ہوا ہے۔ اور دوسرے خوابوں میں یہ حساب واقع نہیں اس لئے ہر خواب کو اس کا مصداق نہیں کہا جا سکتا۔

اشکال۔ اگر یوں کہا جائے کہ جس حدیث میں یہ ہے کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اس کا تو جواب ہو گیا لیکن دوسری حدیثیں تو خواب کے فضائل میں وارد ہیں ان کا کیا جواب ہوگا مثلاً یہ فرمایا ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات۔ اور مثلاً یہ فرمایا ہے کہ الرؤیا الصالحۃ من اللہ۔ اور رؤیا المومن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ۔ یہاں رویائے نبی کی تخصیص نہیں۔ سوال کا جواب یہ ہے کہ فضائل کا انکار نہیں۔ اس کے حجت ہونے کا اور اس کے رتبہ سے بڑھانے کا انکار ہے۔ تو ان حدیثوں میں اس کا اثبات نہیں۔

اور فضائل وارده کا راز یہ ہے کہ رؤیائے صالحہ نبی کے خواب کے مشابہ ہوتا ہے اس لئے اسمیں فضیلت آگئی۔

اور اس تشبہ پر حدیث رؤیا المومن جزء کو محمول کیا جا سکتا ہے۔ جیسے زید اسدٌ

(افاضات ص ۴۷۴ و ۴۷۵)

خواب میں زیارت نبویہ ہونے نہ ہونیکا حکم

اگر ایک شخص اعمال میں پختہ ہو گو خواب میں حضورؐ کی زیارت اسے کبھی نہ ہوئی ہو وہ اس شخص سے اکمل ہے جسکو زیارت نبوی خواب میں بہت ہوئی ہے مگر اعمال اختیاریہ میں کوتاہی کرتا ہے۔ خوب سمجھ لو۔

بعض لوگ اس کی ترکیبیں پوچھا کرتے ہیں کہ کوئی وظیفہ یا درود ایسا بتلا دو جس سے حضورؐ کی زیارت خواب میں ہو جائے۔ گو بزرگوں نے اس کے طریقے بھی لکھے ہیں مگر حقیقت میں یہ محض موہبت ہے اختیاری چیز نہیں اسی لئے اگر خواب میں کسی کو زیارت ہو جائے تو یہ کچھ کمال مامور بہ نہیں اور اگر کسی کو عمر بھر زیارت نہ ہو تو یہ کچھ نقص منہی عنہ نہیں کیوں کہ ایسے کمال و نقص کا مدار تو امور اختیاریہ ہیں۔ غیر اختیاری امور کے نہ ہونے سے نقص لازم نہیں آتا۔ (کمالات اشرفیہ صہ)

اور خواب میں دیکھ لینا امر غیر اختیاری ہے تو نہ یہ کچھ کمال ہے اور نہ اس کی ضد کچھ نقص ہے۔

خواب میں زیارت باعث قرب نہیں

خواب میں زیارت نبویہ ہونے سے قرب نہیں بڑھتا۔

فرض کیجئے کہ کسی کو روزانہ خواب میں زیارت ہوا کرے۔ اس سے نہ کامل ہوگا نہ قرب حق میں ترقی ہوگی البتہ باعث برکت ہے۔

پس بخدا (یعنی خدا کی قسم) ایک مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے سے جو

قرب حق ہوتا ہے زیارت سے وہ ہرگز نہیں ہوتا۔ قرب حق کے لیئے تو طاعات خداوندی جو شریعت سے ثابت ہیں موضوع ہیں (یعنی عبادت کے کام ہی قرب الٰہی کے لیئے مقرر ہیں)

جس قدر احکام خداوندی پر عمل ہوگا اور جس قدر اتباع شریعت ہوگا اسی قدر قرب حق نصیب ہوگا۔ (مقالات حکمت، دعوات عبدیت ص۲۴۴/۲۷)

اور خواب تو کیا چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو غیر مومن لوگوں نے بیداری میں دیکھا ہے مگر کیا ہوا بعضے اشد کافر رہے۔

تو خواب ہی میں دیکھکر کون قرب بڑھ سکتا ہے یا کون سے قرب کی دلیل ہے؟

سوال سوال کیا گیا کہ کیا کافر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ سکتا ہے؟

جواب۔ فرمایا جب بیداری میں اس کا دیکھنا ممکن ہے تو خواب میں کیا امتناع ہے؟[1]

خواب کی زیارت سے خواب دیکھنے والا صحابی نہیں ہوسکتا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک بھی متمثل ہوسکتی ہے مگر ایسی حالت میں زیارت کرنے والا صحابی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ صحابی ہونے کے لیئے شرط ہے کہ جسم ناسوتی سے ملاقات ہو اور یہ جسم مثالی ہے۔[2]

زیارت منامیہ اور حسن خاتمہ

اگر خواب میں کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوجائے تو یہ کچھ کمال یا مامور بہ نہیں گو نعمت عظمیٰ ہے۔[3] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت جسکو خواب میں ہوجاتی ہے اسکا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔[4]

---

[1] افاضات ص۳۹۶/۲۸ [2] کلمۃ الحق ص۸۱ [3] کمالات اشرفیہ [4] افاضات ص۳۲۴/۵۷

خودغرضی کیلئے زیارت نبی کو آڑ بنانا

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ ایک صاحب کی لڑکی کا رشتہ ہو رہا ہے لڑکی والوں نے ان کو لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ شادی میں جلدی کرو تو کیا آپ کی مصلحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مصلحت سے بڑھی ہوئی ہے؟

اب وہ بیچارے لڑکی والے (دریافت کرتے اور) لکھتے ہیں کہ کہیں اس وقت شادی نہ کرنا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کے خلاف تو نہ ہوگا۔

میں نے جواب لکھدیا ہے کہ ایسے امور میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیداری کے ارشادات بھی محض مشورہ ہوتے تھے جن پر عمل کرنے میں انسان مختار ہوتا رہتا وہ احکام تشریعیہ نہ ہوتے تھے کہ لازم و واجب ہوئے۔ اور خواب تو بیداری سے بھی ضعیف ہے (لہذا خواب کی بات تو بطریق اولیٰ لازم اور واجب ہرگز نہ ہوگی) یہ تو تحریری مضمون تھا) پھر زبانی ارشاد فرمایا کہ ایک طالب علم نے چاہا کہ میں شرح جامی پڑھوں مولانا دیوبندی نے منع فرمایا اس نے اگلے روز خواب بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو شرح جامی پڑھ۔ مولانا (دیوبندی) نے فرمایا کہ خواب کو تو ہم خود سمجھ لیں گے مگر تم شرح جامی نہیں پڑھ سکتے۔

لہ البتہ احیاناً امر جازم بھی ہوتا تھا جس کا علم قرائن قویہ سے ہو جاتا تھا۔ اس پر عمل واجب ہو جاتا تھا۔ افاضات صفحہ ۲۹۸ ج ۴

خواب میں زیارت نبیؐ کی حقیقت

سوال۔ ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر کوئی مومن حضور کو خواب میں دیکھے (تو اسکی کیا حیثیت ہے؟) فرمایا کہ علامت اچھی ہے بڑی نعمت ہے خدا کی۔ عرض کیا یہ کیسے معلوم (و متیقن) ہو کہ یہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ہیں۔

جواب۔ فرمایا کہ علم ضروری (بدیہی) کے طور پر اگر قلب گواہی دیدے کہ یہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں تو بس کافی ہے۔

سوال۔ عرض کیا کہ اکثر لوگوں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں دیکھا ہے مگر مختلف ہیئت (یعنی مختلف شکل میں)۔

خواب دیکھنے والے کی مثال آئینہ کی سی ہے

جواب۔ فرمایا کہ دیکھنے والے کی مثال آئینہ کی سی ہے۔ جیسا آئینہ ہوتا ہے اسمیں ویسی ہی چیز نظر آتی ہے۔ کسی آئینہ میں لمبا منہ نظر آتا ہے کسی میں چوڑا۔ تو یہ اختلاف مرایا (یعنی آئینوں) کا ہے۔ مرئی کا نہیں (یعنی دیکھی ہوئی ذات کا نہیں)

یہ توجیہ ہے اس کی کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صورت مبارکہ دیکھنے والے کے آئینہ میں نظر آئی۔

کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ آئینہ ہوتی ہے۔

کبھی دیکھنے والا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کسی خاص صورت میں دیکھتا ہے اور وہاں وہ صورت اس شخص کی ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ آئینہ ہوتی ہے۔ یہ شخص غلطی سے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت سمجھتا ہے

حالانکہ وہ خود اس کی صورت ہوتی ہے۔

چنانچہ ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں اس شکل سے دیکھا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) روضۂ مبارکہ میں بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے ہیں (نعوذ باللہ) میں نے کہا کہ تم کو اپنی صورت حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آئینہ میں نظر آئی ہے۔ (افاضات ۲۹۶ ج ۴)

مسمریزم کے ذریعہ زیارت کی حقیقت

جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرا دیتے ہیں وہ در اصل زیارت نہیں بلکہ زیارت کرنے والے کی خیالی قوت اور زیارت کرنے والے کا تخیل ہوتا ہے اس کا مسمریزم سے تعلق ہے۔ اسلام سے قطعی واسطہ نہیں۔

مسمریزم ہی سے اس کا بھی تعلق ہے کہ کسی کے دل میں کوئی بات ڈالدے، اسلام اس کے لئے شرط نہیں[1]۔

حضور کی زیارت اور مشکل خواب

بعض خواب کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے چنانچہ ایک شخص نے مصر میں خواب دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اشرب الخمر فرمانا بیان کیا۔ عموماً علماء سے سنکر فرمایا کہ اس کو غلط یاد رہا۔ حضور نے لاتشرب الخمر فرمایا ہوگا۔ میں نے (یہ خواب اور جواب) سنکر کہا کہ میں اس مجلس میں ہوتا تو میں کہتا کہ اشرب الخمر بھی فرمایا ہو تو اس سے مراد شراب محبت ہے اس کو تشبیہ دی ہے شراب سے سُکر کی وجہ سے[2]۔

---

[1] ملفوظات خیرت صنہ ۲

[2] الافاضات صنہ ۴۵ ج ۵

عقیدہ صحیح اور عمل اس کے خلاف

اکثر لوگ خواب کو عقیدۃً ظنی جانتے ہیں (یعنی یقینی چیز نہیں سمجھتے) لیکن حالاً (یعنی حالت یہ ہے کہ) اس کے ساتھ یقینی کا سا برتاؤ کرتے ہیں اور خوابوں پر صاحب کمال ہونے کا دعویٰ کرنے لگتے ہیں"

"حالانکہ" خواب کا درجہ شریعت میں صرف اتنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اچھے خواب کو مبشرات میں سے فرمایا کرتے تھے کہ یہ دل خوش کن چیز ہے۔

یعنی ایک دل خوش کرنے والی بات ہے۔ باقی قرب (یعنی مرتبہ اور کمال) تو اعمال سے بڑھتا ہے اور کسی شئی سے نہیں بڑھتا۔

(اور مبشرات میں سے ہونا) یہ تو اس خواب کا حکم ہے جو واقع میں خواب ہو۔ اور ایسا خواب خود بہت کم ہوتا ہے۔ اور اگر (یہ خواب) فقط خیال ہی ہے تو اس کی طرف متوجہ ہونا محض بیکار ہے۔

اور برے خواب کو تحزین من الشیطان کہا گیا ہے یعنی شیطان بُرے خواب دکھلا کر مسلمان کو پریشان کرنا چاہتا ہے تو اس سے پریشان و مغلوب نہ ہونا چاہیے ورنہ شیطان اور تنگ کرے گا۔ (درجات الاسلام)

(۱) خواب کوئی امر مقصود یا شرط مقصود نہیں۔ (اصدق الرؤیا)

(۲) خواب کوئی کمال یا مقصود نہیں۔ نہ کوئی مقصود تعبیر پر موقوف خواب کے درپے نہ ہونا چاہیے[۱]

(۳) خواب کسی حالت کا سبب نہیں بلکہ خود حالت سے مسبب ہے۔ "لہٰذا بیداری میں جو حالت قرب و بعد حق میں معین ہے اس کی فکر کرنا (سوچنا سمجھنا پھر عمل کرنا) چاہیے خواب کے پیچھے نہ پڑے (حسن العزیز ص۲۷۶ ج۲)

---

[۱] مکتوبات حسن العزیز ص۴

برا خواب بھی مطلق منکر اور نامبارک نہیں ہوتا

خواب میں اگر یہ بھی دیکھے کہ سور کا گوشت کھا رہا ہوں یا جہنم میں جل رہا ہوں مگر جب اٹھا تو اپنے اندر کوئی کام قصداً خلاف شرع نہیں پایا۔ تو وہ خواب مطلق منکر نہیں، علامت قبیح نہیں۔

تائید چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے بڑا وحشت ناک خواب دیکھا کہ نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، وہ قرآن شریف پر پیشاب کر رہا ہے۔

"اس کی تعبیر میں" آپ نے فرمایا کہ یہ بہت مبارک خواب ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ ان شاء اللہ تعالےٰ تمہارے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ حافظ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ حافظ ہوگیا۔

دیکھئے یہ خواب ظاہر میں تو نامبارک تھا مگر حقیقت میں مبارک تھا

اچھا خواب بھی نامبارک ہوتا ہے۔

اور ندوہ والوں کا خواب بظاہر مبارک تھا مگر دراصل نامبارک تھا۔ "ندوہ والوں کا" یہ تھا گویا[1] ندوہ کا جلسہ ہے مسند بچھی ہوئی ہے۔

---

[1] الافاضات الیومیہ ہفتم میں لکھا ہے کہ ہمارے حضرات اکابر ہمیشہ ندوہ کے خلاف رہے ہیں۔ یہ اختلاف ندوہ والوں کو معلوم تھا۔ انھوں نے اس اختلاف کے جواب کے لئے یہ خواب پیش کیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انھوں نے یہ خواب گھڑا ہے۔ ضرور دیکھا ہوگا۔ (مگر ان کی تعبیر صحیح نہیں تھی یوں ہی اٹکل پچو تھی۔ چنانچہ اس ملفوظ شریف کے شروع میں جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں کہ) آجکل کی تعبیر بھی اٹکل پچو ہوتی ہے (افاضات ص۱۳۱)

اہل ندوہ مسند پر بیٹھے ہوئے کارروائی جلسہ کی کر رہے ہیں باہم مشورہ ہو رہا ہے۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک طرف کو آپ بھی بیٹھے ہوتے ہیں۔ بس یہ
خواب تھا۔ ان لوگوں نے اس کی یہ تعبیر دی کہ جس مجلس میں خود حضور موجود ہوں وہ مجلس
یقیناً عند اللہ مقبول ہے۔

غلط تعبیر کسی نے اس خواب اور اس تعبیر کا ذکر حضرت مولانا گنگوہی رحؒ کی خدمت میں کیا۔ مولانا نے
فرمایا کہ ان لوگوں نے اس خواب کا صحیح مطلب نہیں سمجھا۔ کوئی ان سے کہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم) کے ہوتے ہوئے کسی کا مسند پر بیٹھنا صاف دلیل ہے تقدم علی الرسول کی۔
یعنی ان لوگوں میں خود رائی ہے۔ وہ اپنی رائے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے پر مقدم
کرتے ہیں۔ دیکھیے ہر ایک کا تو کام نہیں اس تعبیر کا سمجھ جانا۔

۲ ایک مرتبہ بریلی میں ایک بڑے بدعتی مولوی نے خواب دیکھا کہ دوزخ کی
کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھی گئی ہیں اور تعبیر اس کی یہ سمجھ رکھی تھی کہ وہ جس کو
چاہیں کفر کا فتویٰ دیکر دوزخ میں بھیجدیں۔ (مجھے معلوم ہوا تو) میں نے کہا کہ یہ
تعبیر تو بالکل ہی غلط ہے۔
(چونکہ) یہ تو کسی کے قبضہ میں نہیں ہے کہ کسی کو کوئی دوزخ بھیجدے،
(ایسا سمجھنا ہرگز صحیح نہیں) بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر کے
دوزخ میں بھیج رہے ہیں (لوگوں کے دوزخ میں جانے کا سبب اور ذریعہ بن رہے
ہیں) بس وہ کنجی دوزخ کی موافق کے لیئے ہیں مخالفین کے لیے نہیں[1]۔

---

[1] افاضات ص ۳۸۶ اول پ

خواب خلاف شرع کا حکم۔

سوال :۔ والدہ مرحومہ خواب میں اپنے بیٹے سے فرماتی ہیں کہ تم میری قبر برکت علی کی والدہ کے پاس کردو۔ یہاں میری قبر کے پاس سے سانپ بکثرت نکل کر میرے قریب کی قبر میں جاتے ہیں اگرچہ مجھے وہ سانپ ستاتے نہیں (تاہم وحشت تو ہوتی ہے) تو کیا معذب مردہ قریب وجوار کی مردہ مامون ومحفوظ کو اطلاع ہوتی ہے؛ مشاہدہ ہوتا ہے؛ صورت مشاہدہ عذاب میں تو عیش وآرام مکدر ہوجاتا ہے یہ بھی ایک عذاب ہے۔

جواب :۔ خواب خود حجۃ شرعیہ نہیں۔ خصوص جب خلاف شرع ہو۔ اور بلاضرورت شرعیہ مردہ کا قبر سے نکالنا خود ناجائز ہے۔ تو جس خواب میں اس کی تعلیم ہو وہ خواب خود باطل ہے۔

مردے ان قبروں میں نہیں رہتے جو حسًا متلاصق ہیں (یعنی زمینی قبرین جنہیں ہماری بول چال میں قبر کہتے ہیں وہ ایک دوسری سے ملی ہوئی ہوتی ہیں یہ مردوں کے اصل ٹھکانے نہیں ہیں بلکہ) وہ تو عالم برزخ میں ہیں جسمیں معذب اور ناجی کا موطن جدا جدا ہے۔ ایک کا اثر دوسرے کو نہیں پہونچتا۔

وہ عالم، عالمِ مثال ہے جہاں مرنے کے بعد انسان اوّل پہونچتا ہے (یعنی عالم آخرت سے پہلے وہاں جاتے ہیں) وہیں اس کو فرشتے بٹھلاتے ہیں وہیں اس سے سوالات کرتے ہیں وہیں کی زمین اس کو دباتی ہے۔ وہیں اسکو عذاب ثواب ہوتا ہے۔ وہ عالم یہی ہے جس کو حدیثوں میں قبر کے لفظ سے تعبیر کیا (یعنی بیان کیا) گیا ہے

بُرا خواب اور اچھی تعبیر

خواب میں جو واقعہ نظر آتا ہے یہاں اس کے معنٰی اور ہوتے ہیں اور عالم رویا میں دوسرے معنٰی سو یہ ایک مستقل فن ہے۔ (افاضات ص۶۲ ج ۴)

چنانچہ" زبیدہ، ہارون رشید کی بیوی نے خواب دیکھا کہ لوگ جوق در جوق (یعنی گروہ در گروہ) آتے ہیں اور صحبت کر کے چلے جاتے ہیں، اس خواب سے ان کو بہت وحشت ہوئی، لونڈی (یعنی باندی) سے کہا کہ تو جا کر معبّر سے پوچھ کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے میرا نام نہ لینا (باندی نے تعبیر دینے والے سے بیان کیا کہ میں نے اس طرح خواب دیکھا ہے)

معبّر نے کہا جو اس خواب کی تعبیر ہے وہ تیری لیاقت سے تو بعید ہے جس عورت نے یہ خواب دیکھا ہے اس سے کوئی ایسا کام ہوگا جس سے قیامت تک نفع عام ہوگا۔ (حسن العزیز ص۳۰ ج ۲)

(۲) خواب میں کبھی صورت مقصود ہوتی ہے اور کبھی معنی مقصود ہوتے ہیں۔
امام اعظم صاحب نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں قبر سے اکھاڑ رہا ہوں، حضرت بن سیرینؒ سے اس کی تعبیر دریافت کی فرمایا کہ یہ شخص وارث نبوت ہوگا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ظاہر کرے گا۔ اس سے تفتیش دین مراد ہے۔ (مزید المجید ص۱۰۵)

(۳) ایک شخص مولانا شاہ عبد العزیز صاحبؒ کے پاس روتے ہوئے آئے حضرت نے فرمایا کیا بات ہے کہا میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے، فرمایا بیان تو کرو کہا میں نے دیکھا ہے کہ قرآن شریف پر پیشاب کر رہا ہوں فرمایا بہت اچھا خواب ہے تمہارے لڑکا ہوگا اور حافظ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (مزید المجید ص۱۰۶)

وحشت ناک خواب اور صحیح تعبیر

خواب: ایک عزیز نے خواب دیکھا کہ ان کے والد ان کا گلا چھری سے کاٹ رہے ہیں وہ اس خواب سے پریشان ہوئے اور مولانا کے پاس لکھا۔

تعبیر: مولانا نے فرمایا کہ یہ کچھ گھبرانے کی بات نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ والد نے کسی امر پر اس شخص کی زیادہ مدح کی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ کسی شخص نے کسی کی مدح منہ پر کی تھی آپ نے فرمایا کہ تو نے اپنے بھائی کا گلا کاٹ دیا۔

تنبیہ: اور اس سے معلوم ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ محض تخیلات نہیں ہیں بلکہ واقعی اور تحقیقی امور ہیں۔

مگر چونکہ جس عالم کے اعتبار سے وہ تحقیقی ہیں وہ ہماری نظر سے پوشیدہ ہے اس لئے ہم اس کو تحقیقی نہیں سمجھتے۔ (مقالات ص۳۲۵)

حضرت شیخ اکبر کی تحقیق

حضرت شیخ اکبر کی تو یہ تحقیق ہے کہ اچھے لوگوں کو اکثر بُرے خواب نظر آتے ہیں کیونکہ ان کو اپنے عیوب ہر وقت مستحضر رہتے ہیں اور آدمی خواب میں اکثر وہی باتیں دیکھتا ہے جو اس کے دل میں اکثر مستحضر رہتی ہیں۔[1]

۲ خواب میں خیال کو زیادہ دخل ہوتا ہے۔[2]

اکثر خواب تو خواب ہی نہیں ہوتے بلکہ محض خیالات ہوتے ہیں۔[3]

---

[1] افاضات ہفتم [2] افاضات ص۲۶ ج۱۰ [3] افاضات ص۳۴۹ ج۷

خیالات کی کیا تعبیر

آج کل یہ مرض بھی لوگوں میں عام ہو گیا ہے کہ خوابوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں پھر اکثر وہ خواب بھی نہیں ہوتے خیالات کا نام خواب رکھ لیا ہے۔ اور تعبیر خواب کی ہوتی ہے خیالات کی کیا تعبیر۔

میرا جو خواب سننے پر اکثر یہ جواب ہوتا ہے کہ مجھکو تعبیر سے مناسبت نہیں۔ اسکا منشاء اکثر یہی ہوتا ہے کہ وہ خواب ہی نہیں جس کی تعبیر ہو۔

مجھکو تعبیر سے عدم مناسبت و اجنبیت نہیں

ورنہ مجھکو تعبیر سے ایسی اجنبیت بھی نہیں جسکو حقیقت میں عدم مناسبت کہہ سکتے ہیں۔

چنانچہ ایک شخص نے اپنا خواب لکھا تھا کہ نعوذ باللہ .... میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک نازیبا حرکت کی ہے۔ مجھسے خواب بیان کیا گیا سنتے ہی فوراً ذہن میں آیا کہ یہ شخص کسی شیعی مسئلہ کا معتقد ہے جو اس عضو کے ساتھ مخصوص ہے[1]۔

---

[1] دوسری جگہ ملفوظات میں اس کی کچھ تفصیل ہے۔ کہ ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ نعوذ باللہ میں ایک زوجہ مطہرہ سے ہمبستر ہوا صبح کو بوجہ دیندار اور نیک ہونے کے ان پر وحشت تھی اور یہ سمجھا کہ میں مردود ہو گیا انھوں نے یہاں لکھا۔ میں نے یہ لکھا کہ اول تو خواب حجت شرعیہ نہیں اس لئے اس کی تعبیر کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے تعبیر بھی سمجھ میں نہیں آئی یہ لکھکر پھر میں نے لکھا کہ میں یہ لکھ ہی رہا تھا کہ تعبیر سمجھ میں آگئی اور وہ یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے آپ کسی مسئلہ میں شیعی مسئلہ کے معتقد ہیں اور وہ مسئلہ استنجے کے متعلق ہے یہ خواب اس کا اثر ہے۔ اس تعبیر کے پہونچنے پر انھوں نے لکھا کہ یہ بالکل صحیح تعبیر ہے میں یہ سمجھتا تھا کہ شیعوں کے قول کے موافق ڈھیلے سے استنجاء پاک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور اسی پر عامل بھی تھا اور جس عضو سے بے ادبی کا عمل دیکھا استنجاء کا تعلق بھی اسی عضو سے تھا پھر اس روز سے وہ

میں نے یہی جواب میں لکھدیا۔ ان کو تعبیر پڑھکر حیرت ہوگئی کہ یہ کیسے سمجھ میں آیا۔ ایک میرے دوست بیان کرتے تھے جن صاحب واقعہ نے بیان کیا کہ میں ڈھیلے سے استنجا سکھلانے کا نہ معتقد تھا اور نہ میں اس پر عامل تھا۔

اس لئے اپنے لئے تعبیر سے عدم مناسبت بھی نہیں کہہ سکتا۔ پس غالب یہی ہے کہ جس خواب کو دیکھتے ہی ذہن میں تعبیر آجاتی ہے اس کو تو میں خواب سمجھتا ہوں اور اس کے خلاف کو خیال۔

۲ ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اس کا اکثر تجربہ ہو چکا ہے کہ جس خواب کی تعبیر مطلوب ہوتی ہے خواہ وہ میں نے دیکھا ہو یا اور کسی نے اگر تعبیر فوراً ذہن میں آجائے یا میں نے اگر دیکھا ہو تو سو کر اٹھنے کے ساتھ ہی ذہن میں تعبیر آجاوے وہ خواب اکثر صحیح ہوتا ہے۔

۳ میں تو اکثر ایسے خطوط (یعنی جنمیں خوابوں کا ذکر ہو اُن) کے جواب میں لکھدیتا ہوں کہ مجھکو خواب کی تعبیر سے مناسبت نہیں اور اگر کچھ ہے بھی تو اکثر لوگوں کے خواب، خواب ہی نہیں ہوتے جن کی تعبیر دی جائے۔ (افاضات ص ۳۶۳ ج ۵، ص ۱۸۲ ج ۷)

۴ ایک خط آیا ہے جسمیں بڑا لمبا چوڑا خواب لکھا ہے اب یہاں سے جواب جائیگا کہ مجھکو تعبیر سے مناسبت نہیں۔ اس پر خفا ہوں گے کہ دو ڈھائی آنے بھی کھوئے۔ پھر فرمایا کہ رکھا کیا ہے خواب میں۔ بیداری کی باتیں پوچھنا چاہیئے۔

تعبیر سے اعراض کی مصلحت

اور گو الحمدللہ تعالیٰ خواب کی تعبیر سے ایک گونہ مناسبت بھی ہے مگر ان کو تعبیر دینے میں خرابی یہ ہے کہ گویا انکو ان قصوں میں مشغول رکھنا ہے۔ پھر ہمیشہ خواب ہی رکھا کریں گے۔ یہ خرابی ہے تعبیر دینے میں اور تعبیر نہ دینے میں انکو اس جہل سے نکالنا ہے۔

(افاضات ص ۲۵۵ ج ۶)

تعبیر ایک مستقل فن ہے اور بزرگی الگ چیز ہے۔

(۱) تعبیر تو ایک مستقل فن ہے اسمیں بزرگی کا کوئی بھی دخل نہیں بلکہ اس فن سے مناسبت کے لیے تو ایمان کی بھی شرط نہیں۔ چنانچہ ابوجہل کو فن تعبیر سے بہت مناسبت تھی اور وہ بڑا معبر تھا[۱]

(۲) اس فن (تعبیر) کا مدار فطری مناسبت پر ہے اور وہ کسی کو حاصل ہے کسی کو نہیں[۲]۔

(۳) بعض لوگوں کو تعبیر سے فطری مناسبت ہوتی ہے خواہ بزرگ ہو یا نہ ہو۔ اور بعض کو نہیں ہوتی[۳]

(۴) "بہت لوگ" تعبیر دینے کو بزرگی کے لوازم سمجھتے ہیں حالانکہ نہ ہر معبر کا بزرگ ہونا ضروری اور نہ ہر بزرگ کا معبر ہونا ضروری اسکو بزرگی سے کوئی تعلق نہیں[۴]۔

(۵) معبر ہونا کوئی بزرگی کے لوازم میں سے نہیں جس طرح بزرگ کا طبیب ہونا ضروری نہیں معبر ہونا بھی ضروری نہیں۔ یہ ایک مستقل فن ہے بزرگی کو اس سے کوئی تعلق نہیں

(۶) دو چیزوں میں مناسبت معلوم ہو جائے یہ حقیقت ہے تعبیر کی۔[۶] "اسکی تفصیل یہ ہے کہ عالم مثال میں ہر چیز کا نمونہ موجود ہے یعنی جتنی چیزیں موجودات حقیقیہ ہیں وہ سب وہاں موجود ہیں ایسی مثال ہے جیسے آئینہ کہ اس میں بھی اپنی شبیہ نظر آتی ہے لیکن جسطرح آئینہ میں بھی ہمیشہ شکل بالکل مشابہ نظر نہیں آتی۔ یعنی آپ نے دیکھا ہو گا کہ کسی آئینہ میں تو بڑا لمبا چہرہ نظر آتا ہے کسی میں بہت چوڑا اور ایسا بڑا کہ خود ہی ٹھہر جانے

---

[۱] [۲] افاضات ص ۵۳ [۳] [۴] افاضات ص ۶۲۵ ج ۳ [۵] افاضات ص ۵۹۳ ج ۴
[۶] افاضات ص ۵۹۳ ج ۴۔

کو ہی چاہیے اسی طرح سیاہ آئینہ میں سیاہ صورت نظر آتی ہے حالانکہ آپ نے چہرہ پر کالک نہیں لگا رکھی۔ اور سرخ آئینہ میں سرخ صورت نظر آتی ہے حالانکہ آپ نے چہرے پر کوئی سرخ چیز نہیں مل رکھی تو جسطرح یہاں جو چیزیں آئینہ میں نظر آتی ہیں وہ من کل الوجوہ مشابہت نہیں رکھتی اصل کے ساتھ بلکہ جو آئینہ سچا ہوتا ہے وہ بھی بالکل سچا نہیں ہوتا اس واسطے کہ کم از کم اتنا فرق تو ضرور ہوگا کہ آپ تو مثلاً بیٹھے ہیں مغرب میں لیکن آئینہ میں آپ نظر آویں گے مشرق میں۔

تو دیکھئے کہاں رہی مشابہت من کل الوجوہ۔ غرض یہ جو آئینہ میں عکس نظر آتا ہے یہ محض ایک مثال ہے اصل صورت کی یعنی اس کو ایک گونہ مناسبت ہے اصل صورت کے ساتھ تو جیسے آئینہ میں سب چیزیں نظر آتی ہیں گو وہ حقیقۃً مشابہ نہیں ہوتیں مگر صورۃً من وجہ مشابہ ہوتی ہیں۔

اسی طرح عالم مثال میں اور اس عالم میں جو صورت مشابہ ہیں انہیں سے بعض میں مماثلت ہوتی ہے اور بعض میں مناسبت۔

اب سمجھئے کہ وہ مناسبت بعض اوقات جلی ہوتی ہے اور بعض اوقات خفی۔ مثلاً ہم نے خواب دیکھا کہ فلاں شخص کے لڑکا پیدا ہوا ہے اور بعد میں سن بھی لیا کہ واقعی اس شخص کے لڑکا پیدا ہو گیا تو یہاں تو باہم مناسبت قوی ہے اور جلی ہے جسکو مماثلت کہنا چاہیئے۔

اور کبھی یہ مناسبت قوی نہیں ہوتی بلکہ ضعیف اور خفی ہوتی ہے۔ جیسے میں نے دیوبند خواب دیکھا کہ منشی سراج الحق ایک پلنگ پر بیٹھے ہیں لیکن وہ دو ہیں یعنی سرہانے بھی وہی بیٹھے ہیں اور پائینتی بھی وہی بیٹھے ہیں۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ سے میں نے یہ خواب بیان کیا تو مولانا نے فی البدیہہ فرمایا کہ انشاء اللہ ان کے لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ اولاد جو ہے وہ باپ کا وجود ثانی ہے چنانچہ ان کے گھر میں امید تھی لڑکا ہی

پیدا ہوا۔ یہ مناسبت خفی تھی یعنی بیٹے کو باپ کی شکل میں دیکھا یہ مماثلت تو نہیں کہی جا سکتی ہاں مناسبت ہے اب جس کو اس عالم مثال کی وجوہ کا زیادہ علم ہوتا ہے وہی معبر ہوتا ہے اور جس کو جتنا زیادہ اس مناسبت کا علم ہو گا اتنا ہی وہ اعلیٰ درجہ کا معبر ہو گا

کیونکہ تعبیر خواب کا حاصل یہ ہے کہ معبر صورت مرتبہ سے صورت مثالیہ کی طرف عبور کرتا ہے تو یہ معبر صورت مناسبہ کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ کس حقیقت کی صورت ہے اور یہ کوئی بزرگی کی بات نہیں بلکہ محض فراست ہے چنانچہ بعض کفار بھی نہایت صحیح تعبیر دیتے ہیں یہاں تک کہ ابوجہل بھی بہت بڑا معبر تھا تو اب کیا اس کو بھی بزرگ کہیں گے۔

غرض حقائق میں اور صور مثالیہ میں جو مناسبتیں ہیں جن لوگوں پر وہ منکشف ہو جاتی ہیں وہی معبر ہوتے ہیں خواہ وہ انکشاف عقل و فراست ہی سے ہو کیونکہ بعض عاقل بھی ان مناسبتوں کو اپنی فراست سے سمجھ جاتے ہیں جیسے ابوجہل دنیا کا بڑا عاقل تھا وہ بھی بہت بڑا معبر تھا حالانکہ وہ بزرگ تو کیا ہوتا رئیس الکافرین تھا۔

(آثار المربع ص ۸۳ تا ۹۰)

(۷) خواب میں جو واقعہ نظر آتا ہے یہاں اس کے اور معنی ہوتے ہیں اور عالم رویا میں دوسرے معنیٰ سو یہ ایک مستقل فن ہے۔

(۸) تعبیر خواب یہ ایک دقیق فن ہے۔

(۹) علم تعبیر کے لئے محاورات کے جاننے کی بڑی ضرورت ہے اور بعض طبائع کو اس سے خاص مناسبت ہوئی ہے۔

(۱۰) تعبیر خواب اکثر عالم مثال کے انکشاف سے معلوم ہوتی ہے

(۱۱) بزرگوں کے نورانیت قلب کے سبب ان کا انکشاف و منام راجح الصدق ہوتا ہے جو حقیقت ہے ظن کی ورنہ عوام پر تو اضغاث احلام ہی غالب ہوتے ہیں۔

لہ افاضات ج ۴ ص ۶۲۲ ؎۲ افاضات ج ۷ ص ۲۴۹ ؎۳ امداد المشتاق بحوالہ ملفوظات مفتی محمود حسن صاحب ج ۱۶ ص ۵۶ ؎۴ اصلاح انقلاب

اہل اللہ کے لئے طریق کار کیا ہو

جو لوگ اہل اللہ میں شمار ہوتے ہیں اور لوگ ان کو بزرگ سمجھتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ خواب کی تعبیر کم دیا کریں کیونکہ ان کے فعل سے عوام کے عقیدے خراب ہو چلے

اور وہ فساد عقیدہ یہ ہے کہ لوگ خواب کی تعبیر کو آج کل بزرگی کے لوازم میں سے سمجھنے لگے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ جو بزرگ ہوگا وہ خواب کی تعبیر بھی ضرور دے سکے گا۔ اور جو خواب کی تعبیر نہ دے سکے تو گویا وہ ان کے نزدیک بزرگ ہی نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی خواب کی تعبیر دے اور وہ صحیح نکل آوے تو سمجھتے ہیں کہ یہ بہت بڑا بزرگ ہے اگرچہ وہ کچھ بھی نہ ہو۔

اور اگر کسی کی تعبیر صحیح نہ ہو تو اس سے اعتقاد جاتا رہتا ہے اگرچہ وہ کتنا ہی کامل ہو۔ حالانکہ خواب کی تعبیر کوئی بڑا کمال نہیں اور بزرگی تو کیا، اسلام بھی اس کے لئے شرط نہیں بعض کفار ایسے گذرے ہیں کہ وہ بڑے معبّر تھے چنانچہ ابوجہل کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بہت بڑا معبّر تھا۔

تو چونکہ عوام الناس خواب کی تعبیر کو بزرگی کے لوازم سے شمار کرنے لگے ہیں۔

اس لئے عوام الناس کے اس عقیدہ کی اصلاح کے لئے بزرگوں کو چاہیئے کہ وہ اکثر خواب کی تعبیر نہ دیا کریں۔

تاکہ عوام الناس کو مشاہدہ ہو جائے کہ بزرگی کے لئے تعبیر سے واقفیت ضروری نہیں بلکہ بعض بزرگ ایسے بھی ہیں کہ وہ بزرگ ہیں مگر خواب کی تعبیر نہیں دیتے۔

تاکہ آئندہ لوگ کسی بزرگ سے محض ان کے تعبیر سے ناواقف ہونے کی بناء پر بد اعتقاد ہو کر فیض سے محروم نہ ہوں اور کسی نااہل کے محض تعبیر سے واقف ہونے کی بناء پر معتقد ہو کر گمراہ نہ ہوں۔

اختلاف خواب اور اختلاف تعبیر

کبھی ایک ہی شخص کے بارے میں دو شخص مختلف خواب دیکھتے ہیں تو کس کے خواب کا اعتبار کیا جائے گا؟ کسی کا بھی نہیں، کیونکہ یہ عقلی اور علمی مسئلہ ہے کہ اذا تعارضا تساقطا یعنی جب برابر کی قوت کی دو چیزیں متعارض ہوں تو دونوں واجب الترک ہیں۔ تو وہی حاصل ہوا کہ خواب حجت نہیں (افاضات ص ۱۳۱)

اور کبھی ایک ہی شخص کے ایک ہی خواب کی تعبیریں مختلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ[1]

---

[1] کبھی ایک ہی خواب دیکھنے والے لوگ مختلف ہوتے ہیں تو ایک خواب کی تعبیریں مختلف ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ فقیہ الامت میں ہے کہ ایک خواب کی تعبیر مختلف ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ خواب دیکھنے والوں کی طبیعت مختلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایک طالب علم نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنی ماں سے بد فعلی کر رہا ہوں اور تعبیر معلوم کی۔

میں نے تعبیر دی کہ شاید تم غیبت میں مبتلا رہتے ہو اس واسطے کہ طالب علم اساتذہ کی غیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور حدیث پاک میں غیبت کو زنا سے سخت بتلایا ہے۔ ارشاد ہے الغیبۃ اشد من الزنا۔ اس نے اس کا اعتراف کیا۔

اسی قسم کا خواب ایک تاجر نے بیان کیا تو میں نے تعبیر دی کہ تم سودی معاملہ کرتے ہو اس سے اجتناب کرو۔ مناسبت یہ ہے کہ بعض تاجر سودی لین دین میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور حدیث پاک میں سود کے ایک درہم کو ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر بتلایا ہے۔

ایک اور صاحب نے اسی قسم کا خواب بیان کیا تو میں نے تعبیر دی کہ تم حج کرو گے۔ چنانچہ اسی سال وہ حج کو گئے۔ مناسبت یہ ہے کہ مکہ معظمہ کو ام القریٰ کہا گیا ہے۔

ایک اور صاحب نے اسی نوع کا خواب دیکھا تو میں نے تعبیر دی کہ تم کو اپنی والدہ سے راحت پہنچے گی (ملفوظات فقیہ الامت ص ۶۹۶۸ ج ۲) و اسی طرح اس فن کے ماہر اور مشہور و معروف، بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

مولوی عبدالمجید صاحب نے عرض کیا کہ میں اکثر خواب میں دیکھتا ہوں کہ میرے دانت ڈاڑھ نکل کر گر پڑے۔ فرمایا، ہمارے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ اس کی تعبیر فرماتے تھے اگو معبرین کے یہاں اس کی تعبیر اور ہے) کہ دانت سخت چیز ہے اس سے مراد سختی دُور[1] ہونا ہے۔ اور ایک اور بھی تعبیر ہو سکتی ہے کہا کرتے ہیں کہ دندانِ آز تیز ہو گیا۔ پس اس خواب سے مراد ہے کہ حرص جاتی رہی۔

ایک اور بھی تعبیر ہے جو بعض دانتوں کے ساتھ مخصوص ہے یعنی سامنے کے دانتوں کے ساتھ (وہ نمائش ہے) پس اس سے مراد نمائش اور ریار کی اصلاح ہے کیونکہ یہ سامنے کے دانت زینت اور نمائش ہی کے لئے ہوتے ہیں۔ (افاضات ص۴۳)

حاشیہ ——— امام تعبیر علامہ ابن سیرینؒ سے ایک شخص نے خواب بیان کیا کہ میں (خواب میں) اذان دے رہا ہوں اور تعبیر معلوم کی تو آپ نے فرمایا کہ تم حج کروگے۔

پھر اسی مجلس میں اور کسی نے یہی خواب بیان کیا اور تعبیر معلوم کی تو فرمایا کہ تیرا ہاتھ کٹے گا حاضرین نے کہا (دونوں کا خواب ایک ہے اور تعبیر الگ الگ ارشاد فرمائی) دونوں میں فرق کیا ہے تو فرمایا کہ اول کے چہرہ سے آثار خیر دیکھ کر میں نے واذن فی الناس بالحج سے تعبیر لی اور ثانی کے چہرہ سے آثار شر دیکھکر اذن موذن ایتھا العیر انکم لسارقون سے تعبیر لی تو وقع کما عبر جیسی تعبیر دی تھی ویسا ہی پیش آیا۔ ملفوظات فقیہ الامت ص۵۶ ج ۱

---

[1] ایک نے حضرت حاجی (امداد اللہ صاحبؒ) کی خدمت میں اپنے دانت ٹوٹ جانے کا ذکر کیا فرمایا دانت سخت ہوتا ہے۔ تمہاری سختی دور ہو جائے گی۔ (افاضات ص۵۹۳ ج۴)

تعبیر کے مشغلہ میں خرابی ہے

تعبیر خواب ایک دقیق فن ہے یہ فیصلہ کیسے ہو کہ جو تعبیر دی گئی ہے (واقع میں بھی) وہی تعبیر ہے۔ لہٰذا کسی خواب کی تعبیر دینا بھی محض تکلف ہی تکلف ہے ان سب غیر مقاصد کو چھوڑ کر مقصود (یعنی عبدیت حاصل کرنے) میں مشغول ہونا چاہیے۔ (افاضات ص۳۴۹ ج۷)

پیروں نے "تعبیریں دے دے کر" لوگوں کے خیالات کو بگاڑا ہے کہ وہ غیر مقصود کو مقصود سمجھنے لگے ہیں اور یہ بہت بڑی خرابی ہے کیونکہ اس سے غیر مقصود کی طرف اسقدر اشتغال ہو جاتا ہے کہ اصل مقصود کی طرف توجہ ہی نہیں رہتی آخر دل تو ایک ہی ہے دونوں طرف کیسے متوجہ ہو سکتا ہے (افاضات ص۳۴۹ ج۷)

مشائخ اہل تحقیق کا طریق

آج کل مشائخ اہل تحقیق خوابوں پر زیادہ توجہ نہیں فرماتے۔ خصوصاً جب کہ یہ دیکھا جائے کہ لوگ اچھا خواب دیکھ کر ہی اپنے حسن حال پر قانع (قناعت اور اعتماد کرنے والے) ہو رہے ہیں (چنانچہ ان کے ظاہری اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں لیکن اگر انھیں خواب میں کوئی مبارک چیز نظر آجاتی ہے یا مبارک خواب دیکھ لیتے ہیں تو اپنے کو ولی اللہ سمجھنے لگتے ہیں۔ جب مشائخ محققین یہ دیکھتے ہیں) تو سختی کے ساتھ خواب پر توجہ کرنے سے منع فرماتے ہیں۔

تعبیر کے بارے میں اصلاح

اب تو حالت یہ ہے کہ دس خطوں میں تو خواب کی کیفیات ہوتی ہیں اور ایک خط میں بیداری کی یہ تو یقیناً لا یعنی میں داخل ہے پھر طرّہ یہ کہ خواب لکھ کر اس کی تعبیر دریافت کرنا چاہتے ہیں اور مجھے اوّل تو تعبیر سے بہت کم مناسبت ہے۔

اور دوسرے اس (تعبیر دینے کو) طریق تصوف سے کچھ تعلق نہیں۔

نہ شان اصلاح کے لئے معبر ہونا ضروری۔

بلکہ تعبیر کے فن کو تو اسلام کی بھی ضرورت نہیں زمانہ جاہلیت میں بعض کفار ایسے معبر ہوئے ہیں کہ علماء اسلام میں بھی ایسے معبر نہ ہوں گے۔ تو جو فن مسلم و کافر دونوں میں مشترک ہو اس کو طریق یا بزرگی سے کیا تعلق[1]۔

خواب اگرچہ صراحت سے نظر آوے تب بھی محتاج تعبیر ہے پھر تعبیر بھی جو کچھ ہوگی وہ ظنی ہے یقینی نہیں۔

یہ فیصلہ کیسے ہو کہ جو تعبیر دی گئی ہے وہی تعبیر ہے۔

لہٰذا کسی خواب کی تعبیر دینا بھی محض تکلف ہی تکلف ہے۔

---

[1] درجات اسلام ص۱۱۷ [2] اصلاح انقلاب وافاضات ج۷ ص۳۴۹۔

عجیب خواب اور عجیب جواب

ایک صاحب نے لکھکر بھیجا کہ ایک لڑکی نے یہ خواب دیکھا ہے کہ ایک گائے بول رہی ہے۔

اور اس خواب کی تعبیر ایک شخص نے یہ دیدی ہے کہ جو شخص قریب المرگ (قریب الموت) ہوتا ہے وہ ایسا خواب دیکھتا ہے اس تعبیر کو سنکر وہ لڑکی سخت پریشان ہے۔

اب آپ بقسم تحریر فرمایئے کہ یہ تعبیر صحیح ہے یا نہیں اور بدون آپ کی قسم کے اس لڑکی کی پریشانی نہ جائے گی۔

حضرت مولانا تھانوی نے فرمایا کہ میں سخت پریشان ہوا کہ تعبیر خواب کی ظنی ہوتی ہے میں کیونکر قسم کھالوں۔

آخر سمجھ میں آیا کہ اس طرح لکھا جائے کہ میں بقسم لکھتا ہوں کہ یہ تعبیر یقیناً صحیح نہیں ہے۔

معنیٰ یہ تھے کہ اس کی صحت یقینی نہیں نہ یہ کہ اس کی عدم صحت یقینی ہے اس جواب سے انشاءاللہ اس کی تسلی ہوجائے گی۔[1]

---

[1] مقالات حکمت، دعوات عبدیت ص۱۱/۱۱۔

خواب دیکھنے پر کیا کرے

پس معمول یہ چاہیے کہ اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور شکر کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو آنکھ کھلنے پر تین بار بائیں طرف تھتکار دے اور اعوذ باللہ پڑھے حدیث شریف میں آیا ہے لن تضرہ ابدا کہ اس کے بعد وہ خواب ہرگز اس کو نقصان نہ پہونچائے گا۔

اور ایسے خواب کی نسبت یہ بھی ارشاد ہے لا تحدث بہ احدا یعنی کسی سے اس کا ذکر نہ کرو اور دعا کرو کہ خدا اس کے شر سے محفوظ رکھے۔

اس کے سوا اور کسی قسم کا عقیدہ خواب کے متعلق نہ رکھنا چاہیئے[1]

تمت بفضلہ تعالیٰ وبنعمتہ تتم الصالحات
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حدیث شریف میں ہے کہ جب تم میں سے خواب میں ایسی چیز دیکھے جو اسے محبوب و پسند ہے تو وہ خدا کی جانب سے ہے اس پر لازم ہے کہ حمد و شکر بجا لائے اور اس کی تحدیث کرے یعنی لوگوں کو بتائے۔ اور اگر خواب میں ایسی چیز دیکھی ہے جو اسے ناپسند و ناگوار ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگی لہذا ضروری ہے کہ حق تبارک و تعالیٰ سے اس کے شر و فساد سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے۔ (رواہ البخاری) مدارج النبوۃ قسط ۳ صـ ۱۳۷

[1] درجات الاسلام

خاتمہ

اچھے خواب دیکھنے کی ایک تدبیر

باوضو داہنے پہلو پر سوئے جیسا کہ سونے میں سنت ہے اور سونے سے پہلے سورہ والشمس واللیل والتین اور سورہ اخلاص و معوذتین پڑھے اور یہ دعا مانگے۔ اللھم انی اعوذ بک من سیئ الاحلام واستجیر بک من تلاعب الشیطان فی الیقظۃ والمنام۔ اللھم انی اسئلک رؤیا صالحۃ صادقۃ نافعۃ حافظۃ غیر منسیۃ۔ اللھم ارنی فی منامی ما احب (مدارج النبوۃ اردو قسط ۳ ص ۱۳۹)

وظیفہ برائے زیارت خواب

(۱) حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے ۲۵ مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھے۔ اور بعد نماز کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ باوضو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ دولت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب[1] ہوگی۔

(۲) شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ سورہ کوثر کو پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔ (اعمال قرآنی)

---

[1] فضائل درود شریف